

حضرت فاطمہ الزہراء گیارہویں قسط

<?xml encoding="UTF-8">

ہم جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے سخاوت کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس پر بحث کر رہے تھے کہ فقر حضور (ص) اور حضرت فاطمہ (رض) اور علی کرم اللہ وجہہ نے جان کر کے خود اختیار کیا تھا ورنہ ان کے اک اشارے پر دروازے پر دودھ اور شہد کی نہریں بہہ سکتی تھیں۔ اب آگے بڑھتے ہیں۔

حضرت امام حسن (ع) کی ولادت - حضور (ص) مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل (ع) کو آتے دیکھا تو کسی اہم خبر یا وحی کے منتظر ہو بیٹھے، انہوں (ع) نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ بھی آپ کو سلام کہتا ہے اور ایک کپڑے کا ٹکڑا پیش کیا۔ جس پر حسن (ع) لکھا ہوا تھا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ حضور (ص) نے جو نام سوچا تھا وہ شبر (ع) تھا جو کہ حضرت ہارون (ع) کے صاحبزادے کا نام تھا۔ صرف فرق اتنا ہوا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس کو عربی زبان کے متبا دل لفظ سے بدل دیا۔

ابھی وہ واپس گئے ہی تھے کہ اتنے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گھر سے کسی نے آکر حضور (ص) کو نواسے کی آمد کی اطلاع دی، تمام صحابہ کرام (رض) جو اس وقت موجود تھے ان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ سب نے حضور (ص) کو مبارک باد دی۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد حضور (ص) کا شانہ سیدہ سلام اللہ علیہا کی طرف روانہ ہو گئے۔ ادھر یہ خبر تمام مدینہ میں پھیل گئی کیونکہ اس کی اس لیئے اور بھی زیادہ اہمیت تھی کہ یہ پہلی خوشی تھی جو کہ حضور (ص) کے اہل بیت میں ہوئی؟ پہلے تو کفار مکہ نے یہ بات اڑا رکھی تھی، حضور (ص) کے صاحبزادے کے انتقال کے بعد کے حضور (ص) ابتر ہو گئے جس کی تردید میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سورہ الکوتر نازل فرمادی کہ ابتر آپ (ص) نہیں بلکہ کہنے والے ہو نگے۔ یہاں آنے کے بعد یہ ہی بات مہاجر وں کے بارے میں یہود مکہ نے اڑائی ہوئی کہ اب ان کی نسل منقطع ہو جائیگی اس لیئے کہ مدینہ منورہ ہجرت کے بعد، ایک عرصہ تک کوئی مہاجرین میولادت نہیں ہوئی۔ اس کو تو حضرت عبد اللہ (رض) بن زبیر (رض) کی پیدا نش نے غلط ثابت کر دیا۔ مگر وہ ہار نہیں مانے اور اب اس افواہ کا رخ انہوں نے اہل بیعت کی طرف موڑ دیا۔ لہذا حضرت حسن (ع) کی پیدا نش سے پھر انہیں منہ کی کہانی پڑی۔

حضور (ص) جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ جناب سیدہ والد کے انتظار میں چشم براہ ہیں۔ اور جناب حسن انکی آغوش مبارک میں ہیں، جبکہ قریب ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تشریف فرما ہیں۔ حضور (ص) نے بیٹی کو مبارکباد دیکر حضرت حسن (ع) کو گود میں اٹھا لیا۔ انہیں ایسا لگا کہ جیسے وہ آئینہ دیکھ رہے ہوں اس لیئے کہ ان میں پوری پوری اپنی والدہ محترمہ کی شباب تھی اور یہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ حضرت سیدہ (رض) حضور (ص) سے مشابہ تھیں۔

آپ (ص) نے نواسے (ع) کی پیشانی کو بوسہ دیا پہلے سینے سے لگا یا پھر ایک کان میں اذان اور دوسرے میں اقامت کہی اور اپنی زبان مبارک ان کے دہن مبارک میں دیدی اور وہ اس کو اس طرح چوسنے لگے، جیسے کہ اس میں سے انہیں شہد مل رہا ہو۔

چونکہ نام تو حضرت جبرئیل (ع) بتا گئے تھے لہذا اس کا اعلان حضور (ص) نے اسی وقت فرمادیا جبکہ عقیقہ

سات یوم بعد ہوا جس کی ہم تفصیل آگے چل کر تحریر کریں گے۔ ان کے جانے کے بعد کچھ مورخین نے لکھا ہے کہ جناب سیدہ اٹھیں اور وضو فرما کر نوافل شکرانہ ادا کرنے کھڑی ہو گئیں۔ اور ان کے مطابق یہ چیز انہیں تمام دنیا کی خواتین میں ممتاز کرتی ہے جس کی وجہ سے انہیں بتول (ع) کہا جاتا ہے۔

امام حسن کی تقریبِ عقیقہ - جب حضرت حسن (ع) کی عمر مبارک سات یوم کی ہو گئی، تو تقریبِ عقیقہ منعقد ہوئی، جس میں تمام اہلِ مدینہ نے شرکت کی پہلے سر کے بال اتروائے گئے، پھر اس کے برابر چاندی صدقہ کی گئی اور ایک بکری ذبح ہوئی اور اس کا گوشت بطور تبرک تمام حاضرین میں تقسیم کر دیا گیا۔ یہ تھی حضرت حسن (ع) کے عقیقہ کی تقریب جو نہایت سادہ تھی۔ یہاں ان لوگوں کے لیئے لمحہ فکریہ ہے جو لوگ حضور (ص) کی پیروی کا بھی دم بھرتے ہیں اور نام و نمود پر اصرارِ بیجا بھی کرتے ہیں۔ دراصل ہم ہر چیز کا مقصد بھلا بیٹھے ہیں، ان میں یہ تقریب بھی شامل ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ نکاح کی طرح اس تقریب کا انعقاد بھی صرف اعلان کے لیئے ہے کہ قبیلہ میں ایک فرد کا اضافہ ہو گیا ہے۔ تاکہ وراثت میں کوئی رخنہ واقع نہ ہو۔ مورخین نے لکھا ہے کہ ان کی تاریخ پیدائش ۱۵ رمضان المبارک ۳۰ھ کو ہوا۔

حضرت امام حسین کی ولادت با سعادت۔ المستدرک کے حوالے ایک مورخ نے یہ واقعہ تحریر کیا ہے کہ حضرت ام الفضل (رض) نے ایک خواب دیکھا جس سے وہ پریشان ہو گئیں، مدینہ میں عام قائدہ تھا کہ روزانہ حضور (ص) لوگوں سے خواب سنتے اور ان کی تعبیر بھی فرماتے تھے، لہذا وہ حضور (ص) کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور فرمایا کہ میں نے ایک بہت ہی بھیانک خواب دیکھا ہے۔ جب سے میں بہت پریشان ہوں۔ حضور (ص) نے فرمایا کہ بیان تو فرمائیے کہ کیا دیکھا۔

تب انہوں (رض) فرمایا کہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ آپ کے جسم مبارک کو کاٹ کر اس میں سے ایک پارچہ اُلا حددہ کیا گیا اور وہ کٹا ہوا پارچہ میری جھولی میں ڈال دیا گیا۔ حضور (ص) نے فرمایا کہ آپ نے تو بہت اچھا خواب دیکھا ہے پھر اس کی تعبیر ارشاد فرمائی کہ اُنشا اللہ میری بیٹی فاطمہ (ع) کے یہاں بیٹا پیدا ہو گا۔ یہ سن کر ام الفضل (رض) مطمئن ہو گئیں اور واپس تشریف لے گئیں۔

مگر یہ ہی واقعہ ہمیں ایک دوسرے مورخ کے ہاں حضرت امام حسن (ع) کے بارے ملا، میں نے اس حدیث کو دیکھا اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ام الفضل (رض) زوجہ حضرت عباس (رض) سے مروی ہے کہ وہ حضور (ص) کے پاس تشریف لے گئیں اور فرمایا کہ میں نے رات ایک بھیانک خواب دیکھا ہے۔ حضور (ص) نے حکم دیا کہ بیان کرو! تب انہوں (رض) نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسدِ مبارک سے گوشت کا ایک پارچہ قطع کر کے میری جھولی میں ڈال دیا گیا حضور (ص) نے فرمایا کہ اچھا خواب ہے، فاطمہ (ع) کے ہاں بیٹا حسین (ع) تولد ہو گا۔ اس سے تو یہ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی حضرت امام حسین (ع) کے بارے میں تھی واللہ عالم۔

بہر حال وہ وقت آپہنچا جب کہ ۵ شعبان المعظم ۵ ہجری کو دوسرے شہزادے حضرت امام حسین (ع) اس جہانِ فانی میں، لا فانی اور لا ثانی ہونے کے لیئے تشریف لائے اور جس طرح پہلے صاحبزادے کی آمد پر خوشیاں منا ئی گئیں تھیں اسی طرح دوسرے صاحبزادے کی آمد پر بھی خوشیاں منا ئی گئیں۔ حضور (ص) کو ان کی آمد کی جب اطلاع دی گئی تو انہوں (ص) نے حسب سابق ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور ایک گوشِ مبارک میں اذان اور دوسرے میں اقامت کہی اور پھر اپنی زبان مبارک ان کے دہن مبارک میں دیدی۔ اس کے سات دن کے بعد عقیقہ ہوا ان کا نام بھی حضور (ص) نے ہارون (ع) کے دوسرے صاحبزادے کے نام پر

شبیر (ع) رکھا تھا، لیکن ایک روایت کے مطابق حضرت جبرئیل (ع) حسین (ع) لیکر تشریف لائے۔ لہذا حسین (ع) رکھ دیا گیا۔ اب حضرت فاطمہ (رض) کے ذمہ ایک کے بجائے دو بچوں کی پرورش ہو گئی تھی۔ لیکن ان کی عبادت اور ریاضت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اکثر اوقات لوگوں نے دیکھا اور سنا کی دونوں صاحبزادے گود میں ہیں اور وہ چکی پیس رہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی جاری ہے۔ یہ دنیا کے لیئے مثال ہے کہ ”فقرو بنون“ کے ساتھ حمد ثنا کیسے کی جاتی ہے؟

بشکریہ عالمی خبریں ڈاٹ کام